افضال احمد انور

نعت بطور اصطلاح: بعض اہم توضیحات

If we see the meanings of the word "Naat", we conclude that this term is used especially only for the Prophet of Islam, Hazrat Muhammad. (May peace be upon Him). This fact & some other important aspects pertaining to the specific topic have discussed in this thesis.

لغت کی مختلف کتابوں کی ورق گردانی سے لفظ ''نعت'' کے جو حقیقی یا لغوی معانی دریافت ہوتے ہیں، وہ غور وفکر کے بہت سے دروازے وا کرتے ہیں۔ آیئے پہلے نعت کے ان لغوی و حقیقی معانی پر ایک نظر ڈالیں۔

''نعت' عربی زبان کا سہ حرفی مادہ (ن ع ت) ہے۔ قدیم عربی لغت دان 'الخلیل بن احمد فراھیدی (المتوفی ۱۷۵ھ) نے اس کے متعلق کتاب العین میں لکھا ہے

نعت: النعت وصفک الشیء بما فیه. ویقال: النعت وصف الشیء بما فیه إلی الحسن ملهبه، إلا أن یتکلف متکلف، فیقول: هذا نعت سوء. فاما العرب العاربة فإنما تقول لشیء

إذا کان علی استکمال النعت: هو نعت کما تری، یرید النعمة قال:.

اما القطاة فإنی سوف انعتها

سکاء مخطومة فی ریشها طرق

حمر قوائمها سود خوافیها

البیتان لامریء القیس ویقال: صلماء اصح من سکاء، لأن السکک قصر فی الأذن. فلو قال: صلماء لأصاب.

و[النعت]: کل شیء کان بالغا. تقول: هو نعت، ای: جید بالغ والنعت: الفرس الذی هو غایة فی العتق والروع إنه لنعت و نعیت. و فرس نعتة، بینة النعاتة وما کان نعتا، ولقد نعت، ای: تکلف فعله یقال: نعت نعاتة' واستنعته، ای استوصفه. والنعوت: جماعة النعت، کقولک: نعت کذا و نعت کذا. واهل النحو یقولون: النعت خلف من الاسم یقوم مقامه. نعته انعته نعتا، فهو منعوت[1]

الخلیل کے اس طویل بیان سے واضح ہے کہ نعت کسی چیز کے وصف کا بیان ہے۔ اس لفظ کا تعلق تخصیص کے ساتھ کسی چیز میں موجود حسن کی توصیف سے ہے۔ اگر کوئی کسی چیز کے بُرے وصف کو بیان کرے اور اُسے نعت سوء کہے تو یہ اس کا تکلف ہوگا (یہ عموم کے خلاف سمجھا جائے گا) نعت دراصل وہ شے ہے جو اپنے کمال میں انتہا کو پہنچی ہوئی ہو گویا بے حد کمال والی۔ نعت کی جمع نعوت ہے اور جس کی نعت کہی جائے وہ منعوت ہے۔

ایک اور قدیم لغت ''تہذیب اللغۃ'' کے مصنف ابو منصور محمد بن احمد الازہری (۲۸۲ھ تا ۳۷۰ھ) نے بھی لفظ ''نعت'' سے متعلق دیے گئے تقریباً وہ تمام معانی درج کیے ہیں جو کتاب العین میں موجود ہیں۔ کچھ مزید وضاحت بھی ملتی ہے:

[نعت]: قال اللیث: النعت: وصفک الشیء تنعته بما فیه و تبالغ فی وصفه.
قال: و کل شیء کان بالغاً تقول له: هذا نعت أی جید بالغ.
قال: والفرس النعت: الذی هو غایة فی العتق. وما کان نعتا ولقد نعت ینعت نعاتة. فإذا أردت أنه تکلف فعله قلت: نعت. قال: واستنعته أی استو صفته. و جمع النعت نعوت. وقال غیره: فرس نعت و منتعت إذا کان موصفا بالعتق والجودة والسبق. وقال الأخطل:

إذا غرق الآل الإکام علونه　　　بمستنعتات لابغال و لا حمر

۱) والمنتعت من الدواب والناس: الموصوف بما یفضله علی غیره من جنسه.
۲) وهو مفتعل من النعت. یقال: نعته فانتعت؛ کما یقال: وصفته فاتصف. ومنه قول ابی دواد الایادی:
۳) *جار کجار الحذاقی الذی اتصفا*
۴) ابو العباس عن ابن الأعرابی قال: أنعتَ إذا حَسُن و جهه حتی یُنعَت. ۲؎

اس عبارت کی رو سے ''المُنتعِت'' جانوروں اور لوگوں (الدواب والناس) میں سے اُسے کہا جاتا ہے جو ایسا وصف رکھتا ہو جس کی وجہ سے اُسے ہم جنسوں پر فضیلت ہو۔ اس لغت میں الاعرابی کا قول بروایت ابوالعباس موجود ہے کہ ''أنعَتَ إذَا حَسُنَ وَجهُه حَتّٰی یُنعَتُ'' یعنی تم نے اُس کی نعت بیان کی یہاں تک کہ اُس کا وصف بیان کر دیا گیا۔ ابی الحسن احمد بن فارس بن زکریا (المتوفی ۳۹۵ھ) کے نزدیک:

نعت (ن، ع، ت) ایک کلمہ ہے جس کا مطلب ہے کسی شے کے حسن پر مشتمل کسی وصف کا بیان۔ اُن کے بقول:

''کل شیء جید بالغ نعت'' ۳؎ یعنی ہر وہ چیز جو عمدگی اور اچھائی میں درجہ کمال کو پہنچی ہو نعت ہے۔

ابی الحسن علی بن اسماعیل بن سیدۃ المرسی (المعروف با بن سیدہ) (المتوفی ۴۵۸ھ) نے نعت کی تعریف یوں بیان کی ہے:

''و النعت من کل شیء جیده'' ۴؎ یعنی تمام اشیاء میں سے سب سے اعلیٰ چیز (جید) ''نعت'' ہے۔

پانچویں صدی ہجری کے بالکل ابتدائی دور کا معروف لغت دان اسماعیل بن حماد الجوہری نعت کو دراصل ایک صفت مانتا ہے۔ وہ بیان وصف کو مختصراً نعت گوئی قرار دے کر اپنے پیشرو اہل لغت کے معانی پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

''النعت: الصفة: و نعت الشیء و انعته، اذا وَصَفتَه'' ۵؎

یعنی نعت صفت ہے اور کسی شے کی نعت وہ ہے جب تم اس چیز کے بارے میں معلومات دے دو۔

آٹھویں صدی ہجری کے معروف لغت دان علامہ ابن منظور الافریقی نے لفظ ''نعت'' پر بحث کرتے ہوئے اس کے جملہ معنوی پہلوؤں کو خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کے لغات ''لسان العرب'' کے استناد کو اہل زبان تسلیم کرتے ہیں۔ اس کا بیان ہے:

نُعِتَ: النعت: وصفک الشیء، تنعته بما فیه و تبالغ فی وصفه، والنعت: ما نعت به. نعته ینعته نعتا: و صفه. و رجل ناعت من قوم نعات؛ قال الشاعر:

انعتها، إنی من نعاتها

و نعت الشیء و تنعته إذا وصفته. قال: واستنعته أی استو صفته. واستنعته:

استوصفه. وجمع النعت: نعوت، قال ابن سيده: لايكسر على غير ذلك. والنعت من كل شيء: جيده، وكل شيء كان بالغاً تقول: هذا نعت أي جيد (الذي يكون غاية في العتق). وما كان نعتا، ولقد نعت ينعت نعاته، فإذا اردت أنه تكلف فعله، قلت: نعت. قد نعتت نعاتة. وفرس نعت و منتعت إذا كان موصوفاً بالعتق والجودة والسبق، قال الأخطل:

إذا غرق الآل الإكام علونه بمستنعتات، لا بغال و لا حمر

والمُنتَعِتُ من الدواب والناس: الموصوف بما يفضله على غيره من جنسه، وهو مفتعل، من النعت يقال: نعته فانتعت، كما يقال: وصفته فاتصف، قال ابن الأعرابي: أنعت إذا حسن وجهه حتى ينعت. وفي صفته، صلى الله عليه وسلم، يقول ناعته: لم أر قبله ولا بعده مثله.

ابن منظور کے بیان کی جامعیت، پختگی اور اہمیت کے پیش نظر مندرجہ بالا اقتباس کے اہم حصوں کا ترجمہ مفید مطلب ہے۔

"اَلنَّعتُ": تمہارا کسی چیز کا وصف بیان کرنا۔اس میں جو (اوصاف) ہوں، تم بیان کرتے ہو اور اس کے وصف بیان کرنے میں مبالغے سے کام لیتے ہو۔

والنعت' وہ بیان ہے جس سے کوئی چیز متصف گردانی جائے (عربی زبان میں کہتے ہیں) نَعَتَهُ يَنعَتُهُ نَعتًا (کسی شخص نے کسی چیز کا وصف بیان کیا، (کہا جاتا ہے) وہ شخص وصف بیان کرنے والا ہے اور ایسے لوگوں میں سے ہے جو وصف بیان کرنے والے ہوں۔شاعر نے کہا

"أنعتُهَا إنّي من نُعاتِهَا"

یعنی میں نے اس (خاتون) کی صفات بیان کیں میں تو اُس کی صفات بیان کرنے والوں میں سے ہوں۔

(اس سے کہا جاتا ہے) نعت الشيء و تنعته یعنی میں نے اُس چیز کا وصف بیان کیا (نیز کہا جاتا ہے) استنعته یعنی فلاں چیز کے بارے میں میں نے وصف طلب کیا (یونہی کہا جاتا ہے) استنعته فلاں نے کسی چیز کے بارے میں معلومات دریافت کیں اور النعت کی جمع النعوت ہے۔

ابن سیدہ (صاحب مقائیس اللغہ) نے کہا کہ اس صیغہ کے سوا جمع مکسر کسی اور صیغہ میں نہیں آتی۔

اور ہر شے کی نعت اُس کو کہتے ہیں جو اُس میں بہتر ہو اور ہر وہ چیز جو اپنی صنعت کے اعتبار سے حد تک پہنچی ہو۔

تم کہتے ہو: یہ نعت ہے یعنی بہت عمدہ ہے (جو عمدگی کے اعتبار سے انتہائی حدوں کو چھو رہا ہو۔)

(فعل اس طرح بھی ہوتا ہے جیسے نعت ينعت نعاتة اور جب تو اس سے تکلف کا صیغہ بنانا چاہے تو حرف عین کو زیر لگا دے یعنی نَعِتَ اور کہا جاتا ہے نعتت نعاتة و فرس نعت و منتعت، جب وہ نسل کے اعتبار سے خالص، عمدہ اور (دوڑنے) میں ذی سبقت ہو

(نامور اموی شاعر) الاخطل نے کہا: جب ٹیلوں پر سائے پھیل جائیں تو وہ ان پر سوار ہو کر چڑھ جاتی ہیں جو نہ خچر ہوتی ہیں اور نہ گدھیاں۔

المُنتَعِتُ، جانوروں اور انسانوں میں سے، وہ جو ہم جنسوں پر (اعلیٰ) صفات کے سبب فضیلت والا ہو اور اصل میں یہ انعت سے مفتعل کے وزن پر ہے۔کہا جاتا ہے میں نے اُس کا وصف بیان کیا اور وہ واضح ہو گیا۔ابن الاعرابی کا قول ہے:

انعت اذا حسن و جهه حتى ينعت : أنعت

تم نے اس کے چہرے کی خوبصورتی کی تعریف یہاں تک کی کہ اس کا یہ وصف بیان ہو جائے:

اور (حضرت رسول کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات (مبارکہ) کے بارے میں کہا گیا ہے۔

یقول ناعته لم ار قبله و لا بعده مثله یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت مبارکہ بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں۔علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) نے القاموس المحیط میں لکھا: النعت حسن و جهه حتی ینعت اس کا چہرہ حسین ہوا یہاں تک کہ اس کی تعریف کی گئی۔تمہارے غلام اور لونڈی کو نُعَتَہ (لون کی پیش کے ساتھ) کہتے ہیں جب وہ رفعت (بلندی) میں انتہا کو پہنچ جائے۔ [۷]

محمد مرتضی الزبیدی نے بھی تاج العروس میں اس لفظ پر خوب بحث کی ہے اور ماقبل کے لغات نویسوں کی آراء سے استفادہ بھی کیا ہے۔وہ کہتے ہیں:

لفظ نعت مَنَعَ کی طرح ہے (یعنی پہلا حرف مفتوح باقی دونوں ساکن) ماضی اور مضارع کی صورتوں میں اس لفظ کی ع مفتوح ہو گی۔نعت دراصل کسی شے کا وہ وصف بیان کرنا ہے جو دراصل اس (منعوت) میں پایا جاتا ہو اور اس کے وصف میں مبالغہ کرنا۔۔۔ جو خاص صفت ہو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ...... کسی کی برائی بیان کرنے کو نعت نہیں کہتے۔الزبیدی نے وصف اور نعت کے اساسی فرق کو بھی اجاگر کیا ہے مثلاً نعت صرف اچھائی کا بیان ہے جبکہ وصف بُری عادت کے بیان کے لیے بھی مستعمل ہے۔گویا لفظ نعت صرف حسن سے اور وصف حسن و قبح دونوں سے تعلق رکھتا ہے الزبیدی نے مزید لکھا ہے۔

"النعت بالحلية كالطويل و القصير و الصفة بالفعل كضارب وقال ثعلب النعت ماكان خاصا بمحل من الجسد... فالله تعالىٰ يوصف و لا ينعت" [۸]

یعنی نعت کا تعلق حلیہ سے ہے جیسے لمبا اور چھوٹے قد والا اور صفت کا تعلق فعل بیان کرنے والے سے ہے جیسے ضارب (مارنے والا) اور ثعلب نے کہا کہ نعت وہ ہے جو خاص ہو جسم کے کسی محل کے ساتھ۔۔۔پس اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا جاتا ہے نہ کہ نعت۔۔۔

بیروت (لبنان) کے "المطبعة الكاثوليكية" کی طرف سے شائع کردہ لغت المنجد محتاج تعارف نہیں۔اس میں بھی لفظ نعت کے بعض معنوی گوشے دکھائی دیتے ہیں: جیسے

اَنْعَتَ الرَّجُلُ: خوبصورت چہرے والا ہوا۔نَعُتَ: نعاتة الرجل كان النعت له خلقة اى كانَ مِن طَبعِهٖ مُتَّصِفًا۔ [۹]

یعنی نعت کسی آدمی کے اس وصف کا بیان ہے جو پیدائشی طور پر اس میں پائی جاتی ہو یعنی جو اس کی طبیعت سے متصف ہو۔

ارشاد شاکر اعوان نے "نعت" کے کچھ مصادر ابواب کے حوالے سے درج کیے ہیں:

- ☆ اِستِنعَات (باب استفعال) اپنی تعریف چاہنا۔
- ☆ اِنتِعَات (باب افتعال) صفات جمال بیان کرنا۔
- ☆ اِنعَات (باب افعال) خوبصورت بنانا۔
- ☆ تَنَاعُتْ (باب تفاعل) کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنا۔
- ☆ تَنَعُّتْ (باب تفعّل) وصف بیان کرنا۔ [۱۰]

ڈاکٹر روحی البعلبکی اور منیر البعلبکی نے نعت سے متعلق انگریزی مترادفات یوں دیے ہیں:

☆ نعت، وصف — To describe, qualify, characterize

☆ نعت، وصف — Description, qualification, characterization

☆ نعت، صفۃ (ممیزۃ) — Qualify, Property, Attribute, Characteristic

☆ نعت، لقب — Attribute, Adjective, Attributive, Qualifier

☆ نعت، لقب — Epithet

☆ نعتی، وصفی — Descriptive, qualificative, attributive[۱۱]

ڈاکٹر سٹینگاس نے بھی نعت کے اکثر مترادفات مندرجہ بالا ہی دیے ہیں البتہ کچھ نئے معانی بھی پیش کیے:

نعت :na' t ... praise, commendation, fame, highest degree (of beauty)(۱۲)

اس میں بتایا گیا لفظ نعت کا ایک معنی ''حسن کی بلند ترین حالت'' قابل غور ہے۔ چونکہ ''نعت'' بنیادی طور پر عربی زبان کا لفظ ہے لہٰذا دیگر زبانوں (انگریزی، فارسی، اُردو وغیرہ) کے لغات اس لفظ کے معانی بتانے میں اصولاً عربی لغات ہی سے استفادہ کرتے ہیں؛ چنانچہ اللہ داد (فیضی سرہندی کے لغت'' مدار الافاضل'' (تالیف ۱۰۰۱ھ) میں درج ہے۔

نعت (ع): بفتح، صفتِ خوب و معروف۔[۱۳]

عبدالرشید الحسینی المدنی نے منتخب اللغات شاہجہانی میں مختصراً لکھا۔

''نعت: بالفتح صفت و صفت کردن۔[۱۴]

محمد غیاث الدین نے اس لفظ کے لغوی معانی بتانے کے علاوہ اصطلاحی معانی بھی تحریر کیے ہیں۔

''نعت: بالفتح تعریف و وصف کردن از منتخب، اگر چہ لفظ نعت بمعنی مطلق وصف است لیکن اکثر استعمال این لفظ بمعنی مطلق ستائش و ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدہ است و بمعنی صیغہ اسم فاعل و اسم مفعول و صیغہ صفت مشبہ نیز می آید۔''[۱۵]

فارسی زبان کا ایک منتخب اور مستند لغت ''فرہنگ عمید'' ہے اس میں حسن عمید بذیل مادہ ''نعت'' رقم طراز ہیں:

''نعت: مص [ع] (ن ع ت) وصف کردن کسی یا چیزے را بہ نیکی، ستائش، نیز بمعنی صفت، نعوت جمع''[۱۶]

مناسب ہوگا اگر اس ضمن میں بعض اُردو لغات پر بھی ایک نظر ڈالی جائے۔ مولوی سید احمد دہلوی نے لفظ نعت کے تحت یہ معانی درج کیے ہیں:

''ع۔ اسم مونث۔ صفت و ثنا، تعریف و توصیف، مدح، ثنا۔ مجازاً خاص حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف۔[۱۷]

محمد عبداللہ خاں خویشگی کی تالیف فرہنگ عامرہ میں درج ہے۔

''نعت ـــ (ن ع ت) تعریف، صفت۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منقبت جمع نعوت۔''[۱۸]

مولوی سید تصدق حسین رضوی نے لغات کشوری میں تحریر کیا:

''نعت (ع) تعریف، صفت، تعریف کرنا خاص کر صفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔''[۱۹]

مولوی نور الحسن نیر کے لفظوں میں:

''نعت: (ع۔ بالفتح، مونث) یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ستائش و ثنا کے لیے مخصوص ہے۔"[۴۰]

منشی غلام حسین خان آفاق بنارسی نے بھی تقریباً یہی معانی بتائے ہیں:

''نعت۔ تعریف، مدح۔ یہ لفظ مخصوص ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کے لیے۔''[۴۱]

اُردو کی سب سے بڑی ڈکشنری ''اُردو لغت'' میں اس لفظ کے حوالے سے لکھا ہے:

''نعت ۔۔ (فتحہ ن، سکون ع) مونث''' (۱) وصف، تعریف بیان کرنا ۔ (۲) (ادب) وہ موزوں کلام جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح و تعریف کی گئی ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف و شمائل کا بیان ہو نیز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات یا اُن سے منسوب کسی چیز سے محبت و عقیدت کا اظہار ہو۔''[۴۲]

مندرجہ بالا حوالوں سے لفظ ''نعت'' کی مختلف شکلوں کے درج ذیل لغوی معانی سامنے آتے ہیں:

(۱) کسی شے کا وصف بیان کرنا ۔

(۲) صرف ایسے وصف کا بیان جس میں حسن اور خوبی ہو (برائی نہ پائی جاتی ہو)۔

(۳) وہ شے جو اپنے کمال میں انتہا کو پہنچی ہوئی ہو۔

(۴) وہ جو عمدہ اور اعلیٰ نسل سے ہو اور مقابلے میں سبقت لے جائے۔

(۵) وہ جو ایسا وصف رکھتا ہو، جو اُسے اپنے ہم جنسوں سے ممتاز اور افضل ثابت کرے۔

(۶) عمدگی اور اچھائی کی آخری حد۔

(۷) تمام اشیاء میں سب سے اعلیٰ و برتر۔

(۸) وصف کے بیان میں مبالغہ سے کام لینا۔

(۹) چہرے کا حسین ہونا۔

(۱۰) کسی میں موجود مختلف اوصاف میں سے بہترین وصف۔

(۱۱) وہ چیز جو اپنی صنعت کے اعتبار سے حد تک پہنچی ہوئی ہو۔

(۱۲) کسی کا بلندی میں انتہا کو پہنچ جانا ۔

(۱۳) صرف اس وصف کا بیان جو واقعی موصوف میں پایا جاتا ہو۔

(۱۴) شکل و صورت کے حسن کا بیان ۔

(۱۵) خوبصورت چہرے والا ۔

(۱۶) آدمی کے اُس وصف کا بیان جو پیدائشی طور پر اُس میں پایا جاتا ہو۔

(۱۷) اہلیت و قابلیت (Qualification)

(۱۸) حسن کا بلند ترین صیغہ (Highest Degree of Beauty)

(۱۹) کسی چیز کے بارے میں معلومات دینا۔

معروف مبلغِ دین سیّد ریاض حسین شاہ نے لفظ ''نعت'' کے لغوی معانی کی ایک فہرست اپنے مضمون ''نعت کیا ہے'' میں دی ہے۔ اُنہوں نے جو چندرہ معانی پیش کیے ہیں ان میں مندرجہ بالا معانی سے مختلف درج ذیل معانی بھی ہیں:

(۱) حلیہ واضح کرنا

(۲) سفارش کرنا

(۳) نقل کرنا یا نقل اُتارنا

(۴) جوہر سامنے لانا

(۵) صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وتحمید بجالانا۔۴۳؎

ان معانی کو بھی شامل کرلیا جائے تو مادہ "ن ع ت" کی مختلف شکلوں سے دریافت ہونے والے معنوں کی تعداد پچیس بنتی ہے۔

نعت کا عمومی مفہوم وصفِ محمود ہے (مندرجہ بالا فہرست میں معنی نمبر ۲) جس کا تعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو۔ اس تعلق وتخصص کی وجہ بھی مندرجہ بالا مختلف معانی میں موجود ہے۔ ان معانی کے پیش نظر اگر کسی ایسی ہستی کا تصور کیا جائے جس میں مندرجہ بالا معانی کی تمام اچھائیاں پائی جاتی ہوں، تو وہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسری ہستی نہیں ہوسکتی۔ تعصب سے بالاتر ہوکر اور عدل وانصاف سے کام لیتے ہوئے اگر کوئی تاریخ عالم کی کسی ایسی عظیم الشان ہستی کے بارے میں سوچے جو ظاہر وباطن اور اوّل وآخر کی تمام خوبیوں اور عظمتوں کی جامع ہو جس سے متعلق ہر بیان اُس کے کسی وصف کا بیان ہو اور یہ بیان بھی صرف وصفِ محمود ہو، برائی کے کسی شائبہ تک کی بھی اُس سے نسبت نہ ہو، جو کمال میں انتہاؤں کو پہنچی ہوئی ہو اور عمدگی، اعلیٰ ترین نسب نیز اپنے مقام ومرتبہ میں سب کو پیچھے چھوڑ چکی ہو، جس کا افضل الخلائق ہونا ثابت ہو، جس نے خیر وخوبی کی آخری حد کو ایسے پالیا ہو کہ کوئی دوسرا وہاں نہ پہنچ سکے، جو ہم جنسوں ہی میں نہیں بلکہ ما کان و ما یکون کی تمام اشیاء سے اعلیٰ ترین ہو۔ جس کا چہرہ بھی عمدہ ترین وحسین ترین ہو اور جس کے اوصاف بھی بہترین ہوں، جو صنعت کے اعتبار سے خالقِ مطلق کی شاہکار ہو اور جس کی ہر خوبی، ہر اچھائی کہنے والے کے مبالغے کی محتاج نہ ہو بلکہ واقعی وہ ہر خوبی سے موصوف ہو، اُس نے اپنے کسی ہم جنس سے کوئی علم، کوئی ہنر سیکھ کر اپنے اندر کوئی خوبی پیدا نہ کی ہو بلکہ اُس کی ہر خوبی پیدائشی طور پر اُس میں موجود ہو جو اہلیت، قابلیت اور حسن کی بلند ترین چوٹی پر فائز ہو، جسے اللہ نے اپنے پاس سے سب کچھ سکھایا ہو اور وہ کسی بھی چیز کے بارے میں تمام معلومات اور خبریں بہم پہنچا سکے، جس کی سفارش رد نہ ہو، جس کی (عرش سے فرش تک) نقل مکانی وقت کی مختصر ترین اکائی سے بھی پہلے ہو، جس کا جوہر سب کے سامنے ہو، جس کی ذات موصوف سے ہر صفت اس طرح ملی ہوئی ہو کہ اُس کی شوکت کے سوا کچھ سامنے نہ آتا ہو اور جو (مہر نبوت کے) ایک خاص نشان کی بھی عظمت رکھتی ہو، ایسی ہستی ___ ایسی عظیم ترین، معزز ترین اور بہترین ہستی اللہ تعالیٰ کے حبیب، صاحبِ لولاک، سید الانبیاء، شفیع روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کی ہو ہی نہیں سکتی۔ یوں لفظ نعت کے حقیقی مصداق صرف اور صرف حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اہل عشق ومحبت تو رہے ایک طرف اگر اہل لغت بھی اس لفظ کے معانی کی مختلف پرتوں پر غور کریں تو انہیں محسوس ہوگا کہ لفظ نعت بھی اپنے باطن میں ان گنت نعتیں سمیٹے ہوئے ہے، چنانچہ لغوی معانی کے اعتبار سے نعت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں کا بیان ہے۔ یہ بیان نثر میں بھی ہوسکتا ہے اور نظم کی صورت میں بھی۔ لہذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت منثور بھی پائی جاتی ہے اور منظوم بھی۔ صرف نظم یا نثر تک اسے محدود رکھنا قرین انصاف نہیں ہوسکتا۔ راقم الحروف (افضال احمد انور) نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا!

> "ہر وہ فقرہ یا مصرع نعت ہوگا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ارشاد مبارک یا عمل کا نقشہ کھینچا گیا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کی صفات عالیہ بیان کی گئی ہوں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ اپنے جذبہ محبت والفت اور رشتہ عقیدت کا اظہار کیا گیا ہو"۴۴؎

سید ریاض حسین شاہ کے نزدیک نعت کی دو صورتیں ہیں:

(الف) قولی نعت: جس میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مبارکہ کا بیان ہو۔

(ب) عملی نعت: جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات عملاً کسی میں پائے جائیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعتیہ ورثہ بھی از حد بسیط ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث دانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فقہی معرکہ آرائیاں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنجیدہ تاریخ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متین فیصلے، حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا علمی تموّر......... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پرشوق شاعری، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کفر سوز رجز، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خطیبانہ آن بان دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہی کی صورتیں ہیں۔''۵؎

نعت لکھنا، نعت پڑھنا اور نعت سننا یقیناً بڑی سعادت ہے لیکن اس سے بھی بڑی سعادت کسی کا سر سے پاؤں تک نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھل جانا ہے۔ عملی نعت اُسی کے پیکر میں جلوہ گر ہوتی ہے جس کی صورت اور سیرت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہو، جس کی پاکیزگی نگاہ وزباں کے پیش نظر لوگ کہہ اٹھیں اگر اس شخص کی طہارت وعظمت کا یہ حال ہے تو اس کے آقا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وشوکت کا عالم کیا ہوگا!!

(ب) اصطلاحی مفہوم

اصطلاح کے طور پر وہ کلام منظوم جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت وثنا پر مشتمل ہو، نعت ہے۔ اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار (معروف شاعر اور ناقدِ نعت، حفیظ تائب) نے لکھا ہے:

> ''اُردو اور فارسی میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کے بارے میں اشعار کو نعت کہا جاتا ہے جو عربی میں مستعمل نہیں۔ عربی میں ایسے کلام کو مدح النبی یا المدائح النبویہ کہتے ہیں۔''۶؎

اُردو زبان اور معاشرت پر ایرانیوں کے اثرات ظاہر ہیں۔ ہم نے انہی کی پیروی میں صلوٰۃ کو نماز اور صوم کو روزہ کہنا شروع کیا۔ مدح کے لیے بھی انہی کے تتبع میں لفظ نعت کو (جو اگرچہ عربی الاصل ہے) اپنایا۔

یہاں حمد، نعت اور مدح کے اصطلاحی مفاہیم بھی پیش نظر رہنے چاہئیں۔ حمد کا لفظ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لیے مخصوص ہے۔ نعت، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت وثنا کے لیے مخصوص ہے۔ مدح کسی بھی محترم شخصیت کی تعریف کے لیے مختص ہے۔

چونکہ نعت کا لفظ ایک مخصوص اصطلاح کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور صرف رسول اکرم کی ذات بابرکات کے ساتھ مخصوص ہے لہٰذا نعتِ نبی کے بجائے صرف ''نعت'' کا لفظ بھی اس مفہوم کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ نعت کے علاوہ دیگر الفاظ کے ساتھ یہ ترکیبی صورت استعمال ہو سکتی ہے جیسے وصفِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مدحِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، توصیفِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۔۔۔۔ وغیرہ۔ لفظ نعت اگرچہ ایک مکمل اصطلاح کی حیثیت اختیار کر چکا ہے لیکن لغوی معانی کے حوالے سے بھی اپنے اصطلاحی مفہوم ومطلب کے تعین کے جملہ لوازم کو باحسن پورا کرتا ہے۔

لفظ نعت اپنے دیگر ہم معانی ومترادف الفاظ کی نسبت زیادہ مناسب وممتاز ہے جیسا کہ ڈاکٹر ریاض مجید نے بھی لکھا ہے:

> ''نعت کے مفہوم کے بارے میں جو نمایاں تاثرات اُبھرتے ہیں، وہ اسے اپنے قبیل کے دوسرے الفاظ مثلاً وصف، ثنا، حمد اور منقبت وغیرہ سے ممتاز اور منفرد ٹھہراتے ہیں۔''۷؎

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی بھی اس کی حمایت کرتے ہیں:

> ''(نعت کو) عام مدحیہ شاعری کا جزو خیال کرنا اور اس کے پیمانوں سے ماپنا اس فنِ شریف سے انصاف نہ ہو گا۔ یہی تقاضا اُسے مدح سے برتر مقام دیتا ہے اور مدح کے عمومی نام سے مختلف اصطلاح کے استعمال کی

دعوت دیتا ہے وہ اصطلاح جو بلند تر بھی ہے اور اس صنفِ خاص کے لیے موزوں تر بھی۔ اس لیے ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے جو مدح نگاری ہوتی اُسے 'نعت" کا امتیازی نام دیا گیا ہے"۔[۲۸]

نعت سے متعلق بعض اہم توضیحات:

(۱) پچھلے صفحات میں لفظ نعت کی لغوی وضاحت میں درج کیا جا چکا ہے کہ یہ لفظ چونکہ جسم وجسد کے کسی محل کی توصیف سے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ جسم رکھنے سے پاک ہے لہٰذا اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کی حمد کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ تاج العروس کا یہ حوالہ گزر چکا ہے۔

" **فاللہ تعالیٰ یوصف و لا ینعت**"[۲۹] یعنی ____ اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا جاتا ہے، نعت بیان نہیں کی جاتی۔

اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا کے لیے چونکہ لفظ حمد ایک مکمل اصطلاح کا درجہ رکھتا ہے اور مذکورہ بالا حوالے کی رو سے اللہ کی حمد کے معانی میں لفظ نعت استعمال نہیں ہو سکتا' لہٰذا نعت کو حمد خداوندی کے معانی میں استعمال نہیں کر سکتے۔

(۲) "نعت" کا لفظ لغت کا عام لفظ نہیں رہا بلکہ ایک مخصوص دینی وادبی اصطلاح کی حیثیت سے رائج ہے۔ اپنی معنویت اور وسیع وقدیم تاریخ کے پیش نظر اس کا اطلاق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے۔ ادبی حوالے سے ایک صنف کے طور پر اس کا استعمال حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت وثنا کے ساتھ خاص ہے کسی دوسرے کے لیے اس کا استعمال درست نہیں۔ ماضی (یا زمانہ حال) میں کسی نے اگر اس اصطلاح کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے کسی دیگر کے لیے استعمال کیا ہے، تو اُسے قبول نہیں کیا گیا، اسی لیے یہ کسی اور کے لیے رائج نہیں ہو سکا۔ مثلاً سید ضیاء الدین دہشیری نے ایک کتاب بعنوان "مدحِ حضرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شعرِ فارسی" لکھی۔ اس کے دیباچے میں اُن کی زیر ترتیب کتاب "نعت امیر المومنین علیؑ در شعرِ فارسی" کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کے ذہن میں نعت کا وہ جداگانہ مفہوم نہیں جو اُردو میں مروج ہے بلکہ انہوں نے نعت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین علیؑ دونوں کے ضمن میں وصفِ مطلق کے مفہوم میں برتا ہے۔ (۳۰) سید وحید الحسن ہاشمی کا بھی یہی خیال ہے اُن کے بقول:

"اس کتاب کے عنوان ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کے ذہن میں وہ تصور نہیں جو اُردو شعراء کے اذہان میں پایا جاتا ہے"۔[۳۱]

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے کسی دوسرے کے لیے اس لفظ کے استعمال کی مثال ماضی میں ایک جرمن شاعر فرانسوا گاٹلیب کوین (پیدائش ۱۷۷۷ء) کی مثنوی 'عشق افزا' میں ملتا ہے۔ یہ اُردو شاعر عیسائی تھا اور اس نے مثنوی کے آغاز میں تیس اشعار پر مشتمل حمد لکھی۔ ڈاکٹر محمد باقر کی روایت کے مطابق: حمد کے بعد فرانسوا نے دوسرا عنوان یوں قائم کیا ہے: ''نعت سلطان الانبیاء حضرت عیسیٰ روح اللہ ذاتِ خدا'' اور اس عنوان کے تحت نثر میں چند سطور لکھنے کے بعد ے اشعر نعت کے لکھے ہیں۔[۳۲]

اس روش کو کسی نے قبول نہ کیا اور نعت کا لفظ بطور اصطلاح بدستور وصفِ محمود کے معانی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص رہا۔ عہد موجود میں ''استعارہ'' نامی ایک غیر معروف رسالے کے مدیر صلاح الدین پرویز نے سری کرشن کی تعریف میں ایک نظم لکھی جس کا عنوان ''نعت'' رکھا۔ جب ''استعارہ'' میں یہ نظم شائع ہوئی تو جیلانی کامران نے ماہنامہ

''علامت'' جولائی ۲۰۰۰ء کے ادبی زاویہ میں

اس نظم کے عنوان کی تعریف کی' جبکہ تمکین مرزا نے لفظ نعت کے اس استعمال کو ادبی بد یانتی کے علاوہ مذہب کے حوالے سے بھی گستاخی جانا اور نعت رنگ کراچی نمبر ۱۱ (مارچ ۲۰۰۱ء) کے شمارے میں اس پر سخت گرفت کی اور پرویز جیلانی کامران کی تحریروں کو قابل مذمت قرار دیا۔

شفقت رضوی نے ''نعت رنگ کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ'' میں تمکین مرزا کے نقطۂ نظر کی حمایت کی اور قرار دیا کہ جب لفظ نعت ایک ادبی اصطلاح ہے تو اس کا استعمال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کے لیے نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے صلاح الدین پرویز جیسے لوگوں کی تحریروں کا نوٹس ہی نہ لینے کا مشورہ بھی دیا۔ ۳۳؎

اگر چہ راقم الحروف کی رائے میں ایسی حرکت کا بروقت نوٹس لیا جانا چاہیے تا کہ سعدی کے لفظوں میں ''عادت نشود ورنہ خراب نہ گردد''۔ بہر حال اُردو میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم کے سوا کسی اور کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا' نہ ایسے استعمال کو کوئی درست مانتا ہے۔

۳۔ منظوم کلام کے نعتیہ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ہر شعر کا مجموعی تاثر ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واضح اشارہ کرے۔ ممتاز حسن کے لفظوں میں:

> ''میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے قریب لائے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کیا جائے۔'' ۳۴؎

ممکن ہے کہ کسی منظوم کلام کا عنوان بظاہر نعت یا اس کے متعلقات سے کوئی نسبت نہ رکھتا ہو لیکن اس کے بطن میں نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہو' مثلاً علامہ اقبالؒ کی بہت سی نظمیں یا اُن کے اقتباسات ایک خاص حوالے سے نعت کے ذیل میں آتے ہیں، حالانکہ ان کے عناوین کا کوئی معنوی تلازمہ بظاہر ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ اس ضمن میں شکوہ، جواب شکوہ اور ذوق و شوق جیسی نظمیں دیکھی جا سکتی ہیں' گویا نظم کے ماتھے پر لکھا گیا عنوان' دلیل نہیں۔ کسی کلام کے نعت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کلام کا مجموعی تاثر ہی دے گا۔ اس کی وضاحت کے لیے دو مثالیں درج ذیل ہیں:

(۱) بہت سی غزلیں کلی یا جزوی طور پر نعت ہوتی ہیں حالانکہ اُن پر عنوان غزل ہی کا لکھا ہوتا ہے۔ غالب کی ایک غزل کا مطلع ہے:

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی ۔۔۔ قسمت کھلی ترے قد و رخ سے ظہور کی

اگر چہ اس پر نعت کا عنوان چسپاں نہیں لیکن ذرا سا غور کریں تو تجلی، نور اور ظہور کے الفاظ رہنمائی کرتے ہیں کہ اس شعر کا اطلاق صرف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی ہو سکتا ہے۔ عزیز احسن نے بڑے پتے کی بات لکھی: ''اُردو غزل کے مطلع کے طور پر جو ایک شعر غالب سے ہوا ہے، وہ اتنا بھرپور اور بھاری بھرکم ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے بہتر شعر شاید ہی کوئی ہو۔'' ۳۵؎

اب ایک ایسی نعت کا مطلع دیکھیے جس پر نعت کا عنوان درج ذیل ہے:

گھر گھر میں رقص عام ہے جھنکار دیکھ لو ۔۔۔ دراصل ہیں یہ حشر کے آثار دیکھ لو ۳۶؎

یہ شعر نعتیہ تاثر کا کوئی پہلو نہیں رکھتا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نعت کو نعت' عنوان ہی نہیں بلکہ اس کا نفس مضمون اور اس کا مجموعی تاثر بناتا ہے۔

(۴) لفظ ''نعت'' اصل حالت میں یا کسی اشتقاقی شکل میں قرآن مجید میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔ ۳۷؎

احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وصفِ مطلق کے معانی میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔ المعجم لالفاظ الحدیث النبوی میں وہ احادیث جمع کردی گئی ہیں جن میں نعت کا لفظ کسی بھی اشتقاقی حالت میں استعمال ہوا ہے۔[۳۸] ان احادیث میں نعت کا لفظ عموماً اشیاء کے وصفِ مطلق کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ادویات وغیرہ کے خواص کے معانی میں بھی اس لفظ کا استعمال ان احادیث میں موجود ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وستائش پرمبنی معانی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۵) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثنا کے معانی میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کے زمانے میں سب سے پہلے یہ لفظ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استعمال فرمایا۔ حضرت علیؓ کے اس قول مبارک کی طرف سیّد رفیع الدین اشفاق اور ڈاکٹر ریاض مجید نے بھی اشارہ کیا ہے اور راجا رشید محمود نے بھی پورا قول مبارک درج کیا ہے:

"مَن راہ بداھتہ ھابہ و من خالطہ معرفہ احب یقول ناعتہ لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم"

یعنی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت کھا جاتا، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا اور واقف ہوجاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ چاہنے لگتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بیان کرنے والا بس یہی کہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہ پہلے کبھی گزرا نہ بعد میں کوئی ہوگا۔[۳۹]

(۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ سے قبل بھی اس لفظ کا استعمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا کے معانی میں ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل یہود ونصاریٰ تورات وانجیل میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کو لکھا ہوا پاتے تو اسے نعت کے مفہوم سے تعبیر کرتے بلکہ سیّد ریاض حسین شاہ کے بقول اس لفظ کو خاص قرار دیتے:

''۔۔۔۔سنن دارمی۔۔۔کیف تجد نعت رسول صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم فی التوراۃ لکھ کر لفظ نعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص قرار دیا۔''[۴۰]

سنن دارمی کا یہی حوالہ ڈاکٹر ریاض مجید اور راجا رشید محمود نے بھی پیش کیا کہ یہود ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے پہلے اللہ کے حضور اس طرح دُعا مانگا کرتے تھے:

"اللھم انصرنا بالنبی المبعوث فی آخر الزمان الذی نجد نعتہ و صفتہ فی التوراۃ

''یعنی اے اللہ! ہماری مدد فرما! اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے، جن کی نعت اور صفت ہم تورات میں پاتے ہیں۔''[۴۱]

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود جب تورات میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وصفت پاتے تو اسے نعت کہتے۔

مندرجہ بالا شواہد وتصریحات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نعت ایک خاص دینی اور ادبی اصطلاح ہے جو حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی مخصوص ہے لہذا اس کا استعمال حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا کسی کیلئے درست نہیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابوعبدالرحمن الخلیل بن احمدالفراھیدی۔ کتاب العین' الجزء الثانی۔قم' ایران: منشورات دارالھجرۃ' ۱۴۰۵ھ۔ص:۴۷

۲۔ ابومنصورمحمد بن احمدالازھری تھذیب اللغۃ' الجزءالثانی' مصر: الدارالمصریۃ للتالیف والترجمہ' س۔ن' ص:۲۷۵

۳۔ ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا' مقاییس اللغۃ' ج:۵' تہران' ایران: مکتبہ الاعلام الاسلامی' ۱۴۰۴ھ' ص:۴۴۸

۴۔ ابوالحسن علی بن اسماعیل بن سیدہ المرسی' المحکم والمحیط الاعظم' ج:۲' بیروت' منشورات محمد علی بیضوی ۱۴۲۱ھ' ص:۵۲

۵۔ اسماعیل بن حماد الجوھری' الصحاح (تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ) طبع دوم' ج:۱' بیروت' لبنان دارالعلم للملائین ۱۳۹۹ھ' ص:۴۶۹

۶۔ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی المصری' لسان العرب' ج:۲' قم' ایران: نشر ادب الحوزۃ' ۱۴۰۵ھ' ص:۹۹

۷۔ مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی' القاموس المحیط' ج:۱' بیروت' لبنان: دارالجلیل' س۔ن' ص:۱۶۵

۸۔ محمد مرتضٰی الزبیدی' تاج العروس من جواھر القاموس' ج:۱' بیروت' لبنان: منشورات دارمکتبۃ الحیاۃ' ۱۳۰۶ھ' ص:۵۹۲

۹۔ المطبعۃ الکاثولیکیۃ' المنجد' طبع نمبر ۲۷' بیروت' لبنان: المکتبۃ الشرقیۃ' ۱۹۸۶ء' ص:۸۱۹' عمود۔۱

۱۰۔ ارشادشاکراعوان' عہدرسالت میں نعت' لاہور: مجلس ترقی ادب' طبع اول ۱۹۹۳ء' ص:۱۹

۱۱۔ روحی البعلبکی الدکتور منیرالبعلبکی' المورد' بیروت' لبنان: دارالعلم للملائین' ۱۹۹۸ء' ص:۱۱۸۰' عمود۔۱

۱۲۔ الف۔سٹینگاس (F. Steingass) The student Arabic-English Dictionary

London Croshy lockwood and Son Ludgate Hill. E.C لندن' برطانیہ' ص:۱۱۳۱

۱۳۔ اللہ داد فیضی سرہندی' مدارالافاضل جلد چہارم' لاہور: انتشارات دانشگاہ پنجاب' ۱۹۷۰ء' ص:۲۹۶' عمود۔۱۱

۱۴۔ عبدالرشید الحسینی المدنی' منتخب اللغات شاہجہانی' لکھنو: مطبع منشی نول کشور' طبع چہارم ۱۸۹۱ء' ص:۴۶۹

۱۵۔ محمد غیاث الدین' غیاث اللغات' لکھنو: مطبع منشی نولکشور ۱۸۹۰ء' ص:۴۹۳' عمود۔۱

۱۶۔ حسن عمید' فرہنگ عمید فارسی' جلد دوم' تہران' ایران: موسسہ انتشارات امیر کبیر ۱۳۷۱ھ' ص:۱۹۰۹' عمود۔۱۱

۱۷۔ احمد دہلوی سید' فرہنگ آصفیہ' جلد چہارم (طبع جدید)' لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز' ۱۹۸۹ء' ص:۵۷۹' عمود۔۱۱

۱۸۔ محمد عبداللہ خاں خویشگی' فرہنگ عامرہ' دہلی: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس' ۱۹۳۲ء' ص:۵۴۰' عمود۔۱

۱۹۔ تصدق حسین سید رضوی' لغات کشوری' لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز' (طبع جدید) ۱۹۸۶ء' ص:۵۳۷' عمود۔۱۱

۲۰۔ نورالحسن نیر مولوی' نوراللغات' جلد چہارم (طبع جدید) لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز' ۱۹۸۶ء' ص:۱۵۲۵' عمود۔۱۱

۲۱۔ غلام حسین خاں آفاقی منشی' بہاری' معین الشعرا' (طبع جدید) لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز' ۲۰۰۶' ص:۴۳۷

۲۲۔ عملۂ ادارت' اردو لغت' جلد نمبر ۲۰' کراچی: اردو لغت بورڈ' ۲۰۰۵ء' ص:۱۵۳

۲۳۔ ریاض حسین شاہ سید' نعت کیا ہے؟ (مضمون' مشمولہ ماہنامہ نعت) لاہور: اظہر منزل' نیو شالامار کالونی' ملتان روڈ' شمارہ نمبر ۲' فروری ۱۹۸۸ء' ص:۲۹

۲۴۔ افضال احمد انور' نعت کے رجحانات کا تحقیقی جائزہ (مشمولہ مجلہ سہیل گورنمنٹ کالج) میانوالی: ۱۹۸۳ء' ص:۲۱

۲۵۔ ریاض حسین شاہ سید' نعت کیا ہے؟ (مشمولہ ماہنامہ نعت' لاہور' فروری ۱۹۸۸ء' ص:۳۰

۲۶۔ حفیظ تائب' مقالہ ''نعت'' مشمولہ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ' جلد ۲۲' لاہور: پنجاب یونیورسٹی' طبع اول ۱۹۸۹ء' ص:۳۹۵'

۲۷۔ ریاض مجید ڈاکٹر' اردو میں نعت گوئی' لاہور: اقبال اکادمی پاکستان' ۱۹۹۰ء' ص:۳

۲۸۔ محمد اسحاق قریشی ڈاکٹر' نعت میں احترام رسالت کے تقاضے (مضمون' مشمولہ مجلہ اوج نمبر ۱ (مدیر آفتاب نقوی) لاہور: گورنمنٹ کالج شاہدرہ ۹۳۔۱۹۹۲ء' ص:۱٦۷

۲۹۔ محمد مرتضٰی الزبیدی' تاج العروس' ج: ۱' ص:۵۹۲

۳۰۔ ریاض مجید ڈاکٹر' اردو میں نعت گوئی' ص:۷

۳۱۔ وحید الحسن ہاشمی سید' فنِ نعت نگاری' (مضمون' مشمولہ' کتابی سلسلہ ''سفیر نعت'' (مدیر آفتاب کریمی) کراچی: آفتاب اکیڈمی' تیسری کتاب' جنوری ۲۰۰۳ء' ص:۱۱

۳۲۔ محمد باقر ڈاکٹر' اردوئے قدیم۔ دکن اور پنجاب میں۔ لاہور' مجلس ترقی ادب ۱۹۷۲ء' ص:۱۰۰

۳۳۔ شفقت رضوی' نعت رنگ کا تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ' کراچی ۲۰۰۲ء' ص:۳۲۳

۳۴۔ ممتاز حسن' خیر البشرؐ کے حضور میں' لاہور: ادارہ فروغ اردو' ۱۹۷۵ء' ص:۱۵

۳۵۔ عزیز احسن' نعت کی تخلیقی سچائیاں' کراچی: اقلیم نعت' ۲۰۰۳' ص:۴۲

۳٦۔ ندیم صدیقی' نعت (مشمولہ' سیارہ' لاہور: جلد ۱٦' شمارہ ٦' دسمبر ۱۹۹۱ء' ص:۵۰

۳۷۔ رشید محمود راجا' نعت کائنات' لاہور' جنگ پبلشرز' ۱۹۹۳ء' ص:۱۲

۳۸۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے اردو میں نعت گوئی کے آخر میں ضمیمہ نمبر 1 میں ایسی ۴٦۔ احادیث مبارکہ کی نشاندہی کی ہے' جو المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبویؐ میں موجود ہیں۔ (ص ۵۴۳ تا ۵۴۵)

۳۹۔ محمد بن عیسٰی بن سورۃ ترمذی' شمائل ترمذی (مترجم مولانا محمد زکریا) کراچی: دار الاشاعت' ۱۴۱۱ھ' ص:۱۵

(حضرت علیؓ کے اس ارشاد مبارک کو اکثر محققین نعت نے اپنی تحریروں کی زینت بنایا ہے' جیسے

رفیع الدین اشفاق' ''اردو میں نعتیہ شاعری'' ص:۳۱'

یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ یعنی آپ کا وصف کرنے والا یہی کہتا کہ آپ سے پہلے نہ آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا دیکھا۔

نیز ریاض مجید' ''اردو میں نعت گوئی'' ص:۱۱'

نیز راجا رشید محمود' 'پاکستان میں نعت' لاہور: ایجوکیشنل ٹریڈرز' ۱۹۹۳ء' ص:۱۰

۴۰۔ ریاض حسین شاہ' سید' نعت کیا ہے' مضمون' مشمولہ ماہنامہ نعت' لاہور: جلد ۱' شمارہ ۲' فروری ۱۹۸۸ء' ص:۴۸

۴۱۔ الانوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ (محمد ضیاء اللہ قادری) ص:۲۰۹' (بحوالہ اردو میں نعت گوئی' ص:۱۲)